الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name	:> **Afshan**	Serial No	:> **8640**
Address	:> **Karachi, Pakistan**	Fatwa No	:>
Subject	:> **TALAQ**	Date	:> **6/7/2010**
Writer	:> عبدالرحیم	Email	:>

Assalam o Alekum
Mufti sahab, meri 4 sal pehle shadi hui thi aur 2 sal ki beti hai, gharelu na chakyon k bais mere shohar ne court se paper banwa kar mujhe talaq de di hai, mera jahez aur tamam saman un k pas hai, mere meke walon ne jo zewrat waghera shadi par mujhe diye the woh unhone talaq se pehle mujhe batye baghair bech diye the, abhi main idat main hon aur meri beti mere pas hai. mere ghar walon ne saman aur zewar wapas mange to unhon ne kaha hai k meri beti mujhe de do. main parhi likhi larki hon aur apni danist main apni beti ko achi talem o tarbyat de sakti hon, jab k mere shohar to na job par hain aur na hi in k ghar ka mahol aisa hai k main apni beti un k hawale kar don. mere shohar ka yeh bhi kehna hai k chunke main parhi likhi hon agar main job karongi to beti rakhne ki haqdar nahi hon. main apni beti k lye bohat pareshan hon. Khudara meri rehnumai farmayen. kia aurat mehnat kar k apne bache ki parwarish nahi kar sakti, kia islam main is ki mumaneyat hai. Barahe mera nam disclose nahi kijyega.
Jazak Allah

السلام علیکم!

مفتی صاحب! میری چار سال پہلے شادی ہوئی تھی اور دو سال کی بیٹی ہے، گھریلو ناچاقیوں کی وجہ سے میرے شوہر نے کورٹ سے پیپر بنوا کر مجھے طلاق دیدی ہے، میرا جہیز اور تمام سامان ان کے پاس ہے، میرے میکے والوں نے جو زیورات وغیرہ شادی پر مجھے دیئے تھے وہ انہوں نے طلاق سے پہلے مجھے بتائے بغیر بیچ دیئے تھے، ابھی میں عدت میں ہوں اور میری بیٹی میرے پاس ہے، میرے گھر والوں نے سامان اور زیور واپس مانگے تو انھوں نے کہا کہ میری بیٹی مجھے دیدو، میں پڑھی لکھی لڑکی ہوں اور اپنی دانست میں اپنی بیٹی کو اچھی تعلیم و تربیت دے سکتی ہوں، جبکہ میرے شوہر تو نہ جاب پر ہے اور نہ ہی ان کے گھر کا ماحول ایسا ہے کہ میں اپنی بیٹی ان کو حوالہ کردوں، میرے شوہر کا یہ بھی کہنا ہے کہ چونکہ میں لکھی پڑھی ہوں اگر میں جاب کرونگی تو بیٹی رکھنے کی حقدار نہیں ہوں، میں اپنی بیٹی کے لئے بہت پریشان ہوں، خدارا میری رہنمائی فرمائیں، کیا عورت محنت کرکے اپنی بچی کی پرورش نہیں کرسکتی؟ کیا اسلام میں اس کی ممانعت ہے، برائے میرا نام ظاہر نہ کیجئے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ میاں بیوی کی تفریق کے بعد بچوں کی پرورش کا حق ماں کو حاصل ہے، جب تک کہ وہ بچے کے غیر محرم سے شادی

نہ کرلے، لہذا صورتِ مسئولہ میں سائلہ کو بیٹی کی بلوغ (جس کی کم سے کم مدت نو سال ہے) تک پرورش کا حق حاصل ہے اور اس دوران بچی کی پرورش پر آنے والے اخراجات اس کے والد پر ہی لازم ہونگے، اب اگرچہ کسی جگہ جاب کرنے سے سائلہ کا یہ حق ساقط تو نہیں ہوتا، مگر بلا وجہ شرعی سائلہ کو ملازمت اختیار کرنے سے احتراز لازم ہے۔

جبکہ سائلہ کے شوہر پر لازم ہے کہ وہ جہیز کا سامان اور بیوی کے مملوکہ زیورات اور اس کا حق مہر اگر ادا نہ کیا ہو تو وہ اس کے حوالہ کرے ورنہ سائلہ اپنے حق کے حصول کی خاطر اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق بھی رکھتی ہے۔

فی الهداية: وإذا وقعت الفرقة بين الزوجين فالأم أحق بالولد لما روی أن امرأة قالت يا رسول الله إن ابنی هذا كان بطنی له وعاء (إلی قوله) وزعم أبوه ينزعه منی فقال عليه السلام أنت أحق به ما لم تتزوجی الخ (ص۴۳۴ ج۲)

وفی الهندية: والأم والجدة أحق بالجارية حتی تحيض وفی نوادر هشام عن محمد رحمه الله تعالی إذا بلغت حد الشهوة الخ (ص۵۴۳ ج۱)

وفی هامش الهداية: قال الفقيه أبو الليث حد الشهوة أن تبلغ تسع سنين اهـ (ص۴۳۵ ج۲)

وفی الشامية: فإن كل أحد يعلم أن الجهاز ملك المرأة وأنه إذا طلقها تأخذه كله الخ (ص۵۸۵ ج۳) والله أعلم بالصواب

عبدالرحیم
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۱ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبداللہ شوکت
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
۲۲ رجب ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
بندہ ...
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
۲۲ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ